ماہنامہ
الحقیقہ
پاکستان

جلد 9 | فروری 2009 صفر ۱۴۳۰ھ | شمارہ 6



مقامِ عبدیت

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

حضور مفکرِ اسلام کا منظوم نذرانۂ عقیدت

مجدد الف ثانی کا روحانی انقلاب

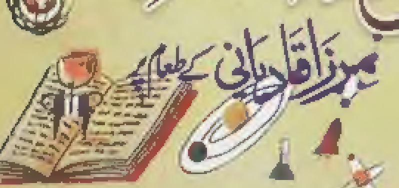
اتحادِ ملت کی ضرورت و صورت





سُنّتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور بدعتِ حسنہ کی تردید

یہودی خدائی قہر کی زد میں



مرزا قادیانی کے طعام

محبتوں اور جرأتوں کا قافلہ رواں دواں

نعت شریف

﴿اعلیٰ حضرت مجدد ملت فاضل بریلوی قدس سرہ کے اتباع میں﴾

واہ کیا رتبہ ہے اے خواجہ بطحا تیرا
بزم کونین میں کوئی نہیں ہمتا تیرا

حسن اخلاق کا اتمام ترا خلق عظیم
حسن تخلیق کا شہکار سراپا تیرا

خود ترا دست نگر ہے ید بیضائے کلیم
اور بیمار محبت ہے مسیحا تیرا

تو غنی اور دو عالم پہ ترا فیض محیط
تو غنی اور ہے محتاج زمانہ تیرا

وہی اللہ کا باغی جو ہے تیرا دشمن
وہی اللہ کا محبوب جو شیدا تیرا

تیرا چاہا ہے وہی جو تیرا مالک چاہے
کیسے ممکن ہے کہ واقع نہ ہو چاہا تیرا

شان ارفع جسے کہتے ہیں وہ بندی تیری
اوج کامل جسے کہتے ہیں وہ بندہ تیرا

جان ہے پیکر ہستی کی ترا عکس منیر
کیا عجب ہے کہ نظر آیا نہ سایہ تیرا

جب ترے سائے سے روشن ہیں مہ و مہر و نجوم
کوئی کیا جان سکے کیا ہے اجالا تیرا

خالق و خلق میں اک برزخ کبریٰ تو ہے
تو ہے سب خلق کا مولا تو وہ مولا تیرا

سجدہ قبلہ بنے تیری نظر کا صدقہ
پوچھے کعبے سے کوئی کیا ہے اشارہ تیرا

واہ اے صاحب معراج، تیرا اوج عظیم
قصر ہے تیرا دنیٰ ، عرش ہے زینہ تیرا

ہے من اللہ الی اللہ ترا سفر جمیل
کہکشاں ذات کے جلووں کی ہے رستہ تیرا

طور و سا عیر ادھر، سورہ ادھر ، عرش ادھر
لامکاں والے مکاں سب سے ہے اونچا تیرا

رحمت حق ہے تیری ذات گرامی بے شک
نام داتا ہے ترا، کام ہے دینا تیرا

مرگ دل پہ جو پریشاں نہیں، باعث یہ ہے
میں نے سن رکھا ہے مردوں کو جلانا تیرا

تجھ پہ ہے جس کی نظر، غیر سے کیوں گھبرائے
سو سہاروں سے بڑا ایک بھروسہ تیرا

صاف کہتا ہے یہ ارشاد لما یحییکم
زندگی بخش ہے ہر حرف دلآرا تیرا

نسبت شیخ سے آئی ترے در تک [illegible]
اس کا یہ بندۂ در، اور وہ بندہ تیرا

﴿حضور مفکر اسلام علیہ الرحمہ﴾

علمبردار دین حق کی عظیم تحریک شریعت اسلام کا ترجمان

ماہنامہ الحقیقہ

پاکستان

جلد 9 فروری 2009 صفر ۱۴۳۰ھ شمارہ 6

فہرست

زر تعاون

پاکستان فی پرچہ -/15 روپے سالانہ

بذریعہ ڈاک -/150 فی پرچہ سالانہ چندہ

یورپ	1 پونڈ	10 پونڈ
یو ایس اے	1.5 ڈالر	15 ڈالر
عرب ممالک	3 ریال	30 ریال

لاثانی بک اینڈ کمپوزنگ سنٹر 0542-451 997

رابطہ: صوفی محمد آصف نقشبندی — دفتر الحقیقہ — 0542-451734

پبلشر: محمد عطاء الحق نے ... پرنٹنگ پریس ... سے چھپوا کر مرکزی دفتر ماہنامہ الحقیقہ ... شکرگڑھ فون 0542-451734 ... سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

یونس ۶۲

ترجمہ: سن لو اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم

كلمة الحقيقة — اداریہ

یہودی خدائی قہر کی زد میں

سعید آسوی کے قلم سے

پچھلے چند عشروں سے اسرائیلی یہودی افواج کے نہتے فلسطینیوں پر مظالم بالخصوص معصوم بچوں کا قتل عام اور پھر زخمی فلسطینی مسلمان بچوں، عورتوں اور مردوں کی کٹے پھٹے اعضاء کے ساتھ اخبار و رسائل میں چھپنے والی دلدوز تصاویر ہمیں اس بات پر مجبور کر رہی ہیں کہ آج ہم دور حاضر کی قوم یہود کی مجموعی کارگزاریوں اور تخریب کاریوں کی ایک جھلک اپنے قارئین کے سامنے رکھیں۔

پوری روئے ارض پر آج یہودی آبادی محض ایک کروڑ اور چالیس لاکھ ہے۔ اس تعداد کا نصف یعنی ستر لاکھ صرف امریکہ میں آباد ہیں اور تقریباً بیس لاکھ یورپ میں مقیم، جبکہ اسرائیل سمیت پورے ایشیا میں بسنے والی یہودی آبادی صرف پچاس لاکھ ہے۔ ان تقریباً ڈیڑھ کروڑ یہودیوں نے امریکی پشت پناہی پر ڈیڑھ ارب مسلمانوں کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔ یہ ایک تکلیف دہ حقیقت ہے کہ مسلمان یہودیوں سے سو گنا زیادہ ہونے کے باوجود بظاہر 100 گنا کمزور دکھائی دیتے ہیں۔ صرف تعلیم کے میدان میں ہی اگر کمزوری کا ادراک کرنا ہو تو یہاں سے کیجئے کہ پوری مسلم دنیا میں اگر تقریباً 500 قابل ذکر یونیورسٹیاں ہیں تو محض امریکہ میں ان کی تعداد 5758 ہے اور انڈیا میں تو یہ تقریباً 8000 سے بھی متجاوز ہیں۔ باقی دنیا کی شرح خواندگی اگر 90% ہے تو مسلم دنیا کی صرف 40%۔ اسکے علاوہ فی زمانہ مسلم دنیا میں کوئی بھی عالمی سطح کا چوٹی کا قائد نہیں۔ 57 اسلامی ممالک تیل اور گیس کے وسیع ذخائر سے مالا مال ہونے کی وجہ سے دنیا کی سونے کی کانیں مانی جاتی ہیں، اگر اتحاد قائم کر لیں اور تعلیم، سائنس، ٹیکنالوجی، دفاع، تجارت غرضیکہ ہر شعبہ اور بالخصوص شعبہ ایمانیات وغیرت میں ترقی و خود کفالت کی منازل تیزی سے طے کرنے لگیں تو وہ اسرائیل جس کو نقشے پر تلاش کرنے کیلئے عینک لگانی پڑتی ہے، اپنے سے سو گنا بڑی اسلامی دنیا کو پریشان نہ کر سکے۔

اسرائیل کے فلسطین پر مظالم اور اسلامی دنیا پر زیادتیاں اس انتہا کو پہنچ چکی ہیں کہ ان کے خلاف امریکی عوام بھی مظاہرے کرنے لگے ہیں۔ کیونکہ انہیں یہ شعور آتا جا رہا ہے کہ دنیا بھر میں ان کے خلاف نفرت کی ایک وجہ انکی حکومتوں کی اسرائیل نواز پالیسیاں ہیں (تاہم اکثریت کو یہ شعور حاصل کرنے میں ابھی وقت لگے گا)۔ امریکی حکومتیں نہایت بے شرمی سے پوری طرح اسرائیل کا دفاع کرتی آ رہی ہیں اور سلامتی کونسل میں ویٹو

پاور کی وجہ سے اسرائیل کے خلاف کوئی قرارداد مذمت پاس نہیں ہونے دیتیں۔

بقول علامہ اقبال:

"فرنگ کی رگِ جاں پنجۂ یہود میں ہے"

حالانکہ تاریخ گواہ ہے کہ عیسائی حکومتوں بشمول امریکہ اور جمیع عیسائی قوم کی کبھی بھی یہودی قوم سے بن نہ آئی۔ ان کا آپس کا تعلق ہمیشہ ظالم و مظلوم، جابر و مجبور اور حاکم و محکوم کا سا رہا اور مسلمان قوم کی رواداری و خداترسی ہی مظلوم و مجبور قوم یہود کے کبھی نہ کبھی کام آئی۔ چنانچہ ڈاکٹر آرنلڈ اپنی کتاب 'دعوتِ اسلام' کے صفحہ ۹۳ پر لکھتا ہے۔

"ساڑھے تین سو برس تک سلطنت انگلستان نے یہودیوں کو اپنے ملک میں داخل ہونے نہیں دیا۔ لیکن یہودیوں کی قوم بڑی سخت جان تھی کہ دیگر مذاہب اور خصوصاً عیسائیت کے تشدد کے باوجود وہ اپنے آپ کو باقی رکھ سکی۔ اس کوشش میں ان کو مسلمانوں کی رواداری سے کافی سہارا ملا۔"

لیکن انہی روادار اور خداترس مسلمانوں اور اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کیلئے عیسائی و یہودی گٹھ جوڑ ہوا اور اس ضمن میں باہمی اختلافات کو انہوں نے پس پشت ڈال دیا۔ تاہم کسی حد تک بیداری کی لہر امریکی دانشوروں میں پیدا ہونے لگی ہے اور آجکل وہ اپنی کتابوں اور مضامین میں امریکہ کے بانیوں میں سے ایک فرینکلن بینجمن کے ایک خطاب کا حوالہ دیتے ہیں جو اس نے ۱۷۸۹ء میں یہودی امیگریشن کے موضوع پر آئینی کنونشن سے کیا۔

"امریکہ کو بڑا خطرہ یہودیوں سے ہے۔ یہودی جس سرزمین پر بسے ہیں انہوں نے نہ صرف اخلاقی پستی کا ثبوت دیا ہے بلکہ مالی بدعنوانیاں بھی کیں۔ انہوں نے ریاست کے اندر ریاست بنائی ہوئی ہے اور جب انکی مخالفت کی جائے تو یہ اقتصادی طور پر سلطنت کا گلا گھونٹتے ہیں، جیسے انہوں نے پرتگال اور سپین میں کیا۔ اگر ہم نے آئینی طور پر ان کو ملک سے نہ نکالا تو ایک سو سال سے بھی کم عرصہ میں یہ ہمارے ملک پر چھا جائیں گے۔ ہمارے اوپر حکومت کریں گے اور ہمیں تباہ کر دیں گے۔ میں آپ کو متنبہ کرتا ہوں کہ اگر آئین نے یہودیوں سے ہمیشہ کیلئے چھٹکارا حاصل نہ کیا تو آپ کے بچے اور ان کے بچوں کے بچے بھی آپ کو قبروں میں بددعائیں دیتے رہیں گے۔"

یہاں ریڈیو اسرائیل کی ۳ نومبر ۲۰۰۱ء کی نشریات کے مطابق اسرائیل کے اس وقت کے وزیراعظم ایریل شیرون نے اپنے ایک وزیر شمعون پیریس کو جو بیان دیا اسے پیش کیا جاتا ہے جو کہ فرینکلن کی پیشین گوئی کو صحیح ثابت کرتا ہے۔

"میں ایک بات آپ پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ آپ اسرائیل پر امریکی دباؤ کی فکر نہ کریں، ہم یہودی امریکہ کو کنٹرول کرتے ہیں اور امریکہ کو اس بات کا پتہ ہونا چاہیے"

نیز سابقہ وزیراعظم ایریل شیرون کی اس ہرزہ سرائی کو بھی ملاحظہ کیجئے جسے فرانس کے ایک اخبار نے ۱۵ نومبر ۱۹۹۸ء کی اشاعت میں قلمبند کیا۔

"اسرائیل کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ دوسروں کا ٹرائل کرے لیکن کسی اور کو کوئی حق نہیں کہ وہ یہودیوں اور انکی سلطنت اسرائیل کے خلاف مقدمہ قائم کرے۔ میں زور دے کر کہتا ہوں کہ اگر میں صرف اسرائیلی سولجر ہوتا اور اگر مجھے کوئی فلسطینی مل جاتا تو میں اسکو پہلے جلاتا اور پھر مار دینے سے پہلے اس پر تشدد کرتا"۔

(Authority: Agence France Press 15 Nov. 1998)

اگر امریکہ نے اپنے قائد فرینکلن کی نصیحت سے فائدہ نہ اٹھایا تو وہ دن دور نہیں جب امریکی آشیرباد سے یہودی ریاستی دہشتگردی امریکی زوال کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔

یہاں اسرائیلی وزیراعظم کے اس دوسرے بیان کا آخری حصہ بار بار پڑھیں۔

"میں زور دے کر کہتا ہوں کہ اگر میں صرف اسرائیلی سولجین ہوتا اور اگر مجھے کوئی فلسطینی مل جاتا تو میں اسکو پہلے جلاتا اور پھر مار دینے سے پہلے اس پر تشدد کرتا"۔

یہ ہے یہودی سوچ جس کی عکاسی ان کا وزیراعظم کر رہا ہے، یہودی قوم میں اس سوچ کو کس نے پروان چڑھایا، انکی مذہبی کتاب بائبل (عہد نامہ قدیم) نے۔ جی ہاں! یہ وہی بائبل ہے جس کے بارے میں یہودی آج یہ کہنے پر مجبور ہیں

"There is no reliable record of the making of the O.t. Canon"

(American people's encyclopaedia)

"پرانے عہد نامہ (بائبل) کے مستند نسخوں کی تدوین کا کوئی قابل اعتماد ریکارڈ موجود نہیں"

لیکن اسلام دشمنی کی بات آئی تو اس نا قابل اعتماد بائبل کی روایات وتعلیمات کو بھی حرز جاں بنایا۔ ملاحظہ ہو!

"ان (دشمنوں) پر رحم مت کر۔ بلکہ مرد اور عورت اور ننھے بچے اور شیر خوار اور بیل، بھیڑ، اونٹ اور گدھے تک سب کو قتل کر" (سموئیل اول ۱۵:۳)

(and do not spare them, But kill both man and woman, infant and nursing child, ox and sheep, camel and donkey)

"ان کے بچوں کے ان کے سامنے ٹکڑے کئے جائیں ان کے گھر لوٹ لئے جائیں اور ان کی عورتوں کی آبروریزی کی جائے"

(استثناء ۱۳:۱۶)

(Their Children also will be dashed to pieces before their eyes, their houses will be plundered and their wives ravished)

یہاں اس قسم کے متعدد حوالے مزید دیے جاسکتے ہیں لیکن طوالت کے خوف سے ان دو پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔ ان کو خوب اچھی طرح سے پڑھیے، غور وفکر کیجئے اور یقین کر لیجئے کہ ساری یہودی قوم بالخصوص اسرائیل مسلمان بچوں کا قتل عام، مسلمان بچیوں کی عصمت دری، مسلمان مردوں اور بوڑھوں کی بے دریغ ہلاکت، املاک کی تباہی اور اموال کی لوٹ مار کو اپنے نام نہاد مذہب کے 'مقدس احکامات' کی بجا آوری سمجھتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ مذہبی فریضہ سمجھ کر کر رہے ہیں۔ جبکہ مسلمان اور بالخصوص عرب ریاستیں اسے لگام دینے کیلئے تاحال کسی بڑے اتحاد کو قائم نہیں کر سکے۔ انکی زیادہ تر حکومتیں امریکہ، اسرائیل اور دیگر بڑی طاقتوں کی آلۂ کار اور گویا یا جگوار بنی بیٹھی ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ باطل قوتوں کے شر سے بچنے کیلئے یہ ان سے صلح کر چکی ہیں چنانچہ ان میں سے کسی ایک پر یہ طاقتیں ظلم کریں تو باقی مسلم ممالک خاموش تماشائی بنے

دیکھتے رہتے ہیں یا زیادہ سے زیادہ احتجاج کی صدا بلند کر دی جاتی ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ اسلامی ممالک ان یہودیوں کی حاکمانہ حیثیت کو دل و جان سے تسلیم کر کے ایک گھگے ماندے شخص کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ حالانکہ ہمت کے بغیر بات نہ بنے گی۔ ان مسلم ممالک کو بالآخر متحد ہو کر اسرائیل و امریکہ کی سرکوبی کیلئے کوشش کرنا ہوں گی۔ ان کے خلاف جہاد کا اعلان کرنا ہوگا۔ اسی میں ان کی فلاح ہے اور یقین کریں جس دن انہوں نے جہاد کا یہ فیصلہ کر لیا، کامیابی ان کے قدم چومے گی۔ یہ بات ہم از خود نہیں کر رہے حدیث رسول کریم ﷺ اس سلسلے میں ہماری رہنمائی کر رہی ہے، ملاحظہ فرمایئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی، جب تک تم یہودیوں سے (آخری) جنگ نہ کر لو، یہاں تک کہ درخت اور پتھر کہیں کہ اے مسلمان، اللہ کے بندے یہ دیکھ میرے پیچھے یہودی چھپا ہے، پس اسے قتل میں دیر نہ کر۔"

یعنی حضور نبی اکرم ﷺ نے جہاں مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان ایک عظیم جنگ کی پیشین گوئی فرمائی وہاں خدائی و مصطفائی تائید اور مسلمانوں کی نصرت کا بھی اعلان کیا۔ تو پھر ہم کہتے ہیں، اٹھو مسلمانو! دیر کس بات کی ہے، فکر کس چیز کی ہے، اٹھو اور اس فتنے یعنی فتنہ یہودیت کو ابدی نیند سلا دو۔ اور آپ یہ سن اور پڑھ کر ایک خوشگوار حیرت کا شکار ہو جائیں گے کہ یہودیوں کی شکست فاش کی خبر خود ان کی مذہبی کتاب بائبل نے دی ہے چنانچہ بائبل عہد نامہ قدیم تورات کے صحیفہ ذکریا کے باب ۱۳ کی آیت ۸ کا مفہوم کچھ یوں ہے:

"خدا فرماتا ہے عنقریب (قرب قیامت) زیادہ تر یہودی مجدون (فلسطین کا ایک مقام) کی جنگ میں مارے جائیں گے اور ان کی دو تہائی آبادی فنا ہو جائے گی"

بائبل کے صحیفہ حزقی ایل کے باب ۳۹ کی آیت ۱۲ کا مفہوم کچھ یوں ہے

"اور سات مہینوں تک بنی اسرائیل (اپنے) مردوں کو دفن کرتے رہیں گے تا کہ زمین صاف کریں"

یہ اور اس کے علاوہ حوالہ جات کی روشنی میں جو خلاصہ تیار ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ یہودی شیطانی تو جیہں فلسطین میں مجدون کے مقام پر عالمی جنگ کیلئے ساری دنیا کی افواج کو جمع کرنے کا سبب بنیں گی جس کی تعداد ۱۹ لاکھ ساٹھ ہزار ہوگی۔ یہ جنگ بیت المقدس پر یہودیوں کے غاصبانہ قبضہ برقرار رکھنے کی وجہ سے شروع ہوگی۔ اس میں اسرائیل کا خاتمہ ہو جائے گا اور یروشلم (بیت المقدس) آزاد ہو جائے گا۔

اب رہا یہ سوال کہ یہ واقعات کب رونما ہوں گے۔ بائبل کے صحیفہ دانیال اور ٹی پی بیٹس کی (۱۹۳۳ء میں) کتاب Jesus Christ کے مطابق نیز جامعہ الازہر قاہرہ مصر کے پروفیسر امین محمد جمال الدین کی کتاب "ہر مجدون"، شیخ سفر بن عبدالرحمٰن پروفیسر ام القریٰ یونیورسٹی مکہ کی کتاب 'یوم الغضب' اور دیگر کی تحقیقات کے مطابق ۲۰۱۲ء تک یہ عمل مکمل ہو چکا ہوگا جبکہ آغاز ۲۰۰۱ء کے آخر تک متوقع ہے۔

لیکن یاد رہے کہ ہم بائبل یا ان سکالرز کے اقوال و تجربات نہیں بلکہ حدیث رسول ﷺ پر انحصار کرتے ہوئے یہ بات ببانگ دہل کہتے ہیں کہ بہرحال اسرائیل اب خدائی قہر کی زد میں آنے والا ہے۔ ذلت یہودیوں کا مقدر بننے والی ہے اور مسلمانوں کا دور عروج ایک مرتبہ پھر خدا اور رسول ﷺ کے فضل سے آنے والا ہے۔ لیکن دیکھتے ہیں کہ اسلامی ریاستوں میں سے کس کس کو عروج کے اس سفر میں شریک ہونے کی سعادت ملتی ہے اور کون کتنی دینی و ملی غیرت کا مظاہرہ کرتا ہے۔

☆—☆—☆

اتحاد ملت

کی ضرورت

قسط: 22

مفکر اسلام
پروفیسر محمد حسین آسی
علیہ الرحمہ

چند تمہیدی اشارات: ہم بار بار اس بات کی وضاحت کر چکے ہیں کہ جہاں ہر دور کی طرح اس دور میں بھی غلبۂ اسلام اور ملت اسلامیہ کی کامیابی کے لئے اتحاد ملت کی اشد ضرورت ہے وہیں اس اتحاد کی صورت اس کے سوا ممکن نہیں کہ اللہ کو اور پھر اس کے حبیب اعظم و رسول معظم ﷺ کو ہی مرکز محبت بنایا جائے، نیز دنیا میں جس کے ساتھ بھی محبت ہو اللہ اور اس کے حبیب اکرم ﷺ کی محبت کے تقاضے کے طور پر اور اس کے تحت ہو۔ یونہی اس کے برعکس اگر کسی سے بغض ہو تو بھی اللہ اور اس کے رسول اکرم ﷺ کی رضا کے لئے ہی ہو، کوئی دوسرا سبب نہ ہو۔ اس سلسلے میں کچھ تفصیل سے یہ بات بھی (بڑے افسوس کے ساتھ) بیان کر دی گئی ہے کہ بعض نام نہاد رہنماؤں نے وقت کی اس ضرورت کا ناجائز فائدہ اٹھایا، انھوں نے زبان سے اتحاد کا نعرہ لگایا مگر عملاً قوم کو مزید انتشار میں مبتلا کر دیا۔ عموماً اس قسم کے لوگوں نے بڑے دردمندانہ انداز میں ملی افتراق کا رونا رویا اور اس کے نقصانات بڑی چابکدستی سے گنائے۔ ان کی باتیں سننے اور پڑھنے والوں نے انھیں قوم کا سچا یقین کر لیا تو بجائے اس کے کہ وہ ملت کو اس کی اساس کی طرف بلاتے اور انھیں اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی محبت سے سرشار کرتے، انھیں اپنی محبت میں ایسا دیوانہ اور مدہوش کر لیا کہ وہ اصلی مرکز کی بجائے اس نئے جعلی مرکز سے وابستہ ہو گئے۔ اسلام کی اصل تو اللہ اور اس کے حبیب کریم ﷺ پر ایمان تھا مگر انہوں نے اس کی طرف سے توجہ ہٹا کر اپنے "دیوانوں" کو اپنا والہ و شیدا بنا لیا۔ اپنے لیڈر کی شراب محبت میں چور ہونے والے یہ لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت سے بھی محروم ہو گئے اور غیرت سے بھی، پھر انھوں نے جس سے بھی محبت کی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا اور نسبت کو ملحوظ رکھ کر نہیں کی، بلکہ اپنے لیڈر کی رضا اور نسبت کو سامنے رکھ کر کی۔ ان کے نزدیک ملت اسلامیہ کا مرکز اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کے بجائے ان کے لیڈر کی ذات تھی۔ چنانچہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کو اصل مقصود ماننے سے ہی انکار کر دیا اور 'اطاعت' کو مقصود ٹھہرا لیا۔ حالانکہ 'اطاعت' کا سارا دارومدار محبت پر ہی ہے، اگر محبت کے بغیر اطاعت ہو تو وہ منافقت کے سوا کچھ نہیں۔ غور فرمایئے مسجد نبوی میں خود حضور پرنور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے کے باوجود منافقین منافقین ہی رہے، آخر کیوں؟ اس لئے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت سے خالی تھے۔ ایمان کا یہی معیار ہے جس کی متعدد آیات و روایات میں تصریح کی گئی ہے۔

آپ گذشتہ صفحات میں مولانا مودودی کے نعرۂ اتحاد ملت اور اس کے اثرات کے بابت بہت کچھ پڑھ چکے ہیں۔ اگرچہ اس بہت کچھ میں بھی بہت کچھ اضافہ ہو سکتا ہے۔ تاہم آج مولانا مودودی کے ایک اور اتحادی کے نعرۂ اتحاد کا ذکر کیا جاتا ہے انھیں ان کے ماننے والے امام خمینی کہتے ہیں۔ مولانا مودودی کا میدان کار برصغیر پاک و ہند تھا اور امام صاحب کا ایران۔ مولانا اور امام صاحب کی کاوشوں کے نتیجے میں اتنا فرق ضرور ہے کہ اول الذکر حصول اقتدار کی مہم اور مخلصانہ کوششوں کے باوجود اس میں کامیاب نہیں ہو سکے مگر موخر الذکر بالآخر حکومت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ قصر اقتدار تک پہنچنے سے پہلے اگرچہ ان کا نعرہ تھا تاکہ سنی بھی ساتھ دیں۔

ثورۃ اسلامیۃ لا شیعۃ و لا سنیۃ

ترجمہ: شیعہ کی نہیں، اسلامی انقلاب

مگر ایران حکومت پر قابض ہونے کے بعد ثابت ہو گیا کہ یہ نعرہ ان کے عقیدے کے مطابق محض تقیہ کے طور پر تھا۔ (مولانا مودودی صاحب بھی حسب ضرورت 'تقیہ' کا بہت استعمال کرتے تھے جیسا کہ آپ ان کا یہ اعتراف پڑھ چکے ہیں کہ ان کی ماں کو آخر تک معلوم نہ ہو سکا کہ ان کا بیٹا وہابی ہو گیا ہے۔

اسلام کا تفوق: کسے معلوم نہیں کہ اسلام کو ساری دنیا کے ادیان و مذاہب اور افکار و نظریات پر جو تفوق حاصل ہے، اس کا ایک اہم سبب یہ ہے کہ ساری دنیا میں اس وقت اللہ کی طرف سے اتارا ہوا یہی آسمانی دین ہے۔ اس کے مقابلے میں باقی سب ادیان و مذاہب زمینی ہیں اور خود ساختہ ہیں اور اس کے آسمانی ہونے کا واضح ترین ثبوت اس کا آسمانی دستور حیات یعنی قرآن مجید ہے جو انسان کے تمام مسائل کا حل ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ تورات، انجیل، زبور اور انبیائے کرام علیھم السلام پر نازل ہونے والے صحائف بھی آسمانی تھے مگر وہ صدیوں سے ناپید ہو چکے ہیں بلکہ جس جس زبان میں نازل ہوئے تھے، وہ بھی صفحۂ ہستی سے مٹ گئی۔ قرآن پاک کو نازل ہوئے چودہ صدیاں ہو گئیں، یہ اس زبان میں نازل ہوا جو آج بھی کروڑوں انسانوں کی مادری زبان ہے۔ حق یہ ہے کہ قرآن پاک اللہ کی طرف سے نازل ہوا اور جب نازل ہوا تھا آج بھی اسی طرح موجود ہے۔ لفظ و حرف تو کجا، ایک شوشے تک کی تبدیلی نہیں ہوئی۔ مسلمانوں کے تمام فرقے اس حقیقت کے قائل ہیں، مگر ان کا قائل ہونا حیرت انگیز نہیں۔ یہ ان کے 'اسلام' کا تقاضا ہے، حیرت تو اس بات پر ہے کہ اسلام کے منکروں میں سے بھی ایسے محقق ہیں جو اس کی حفاظت کا کھلے بندوں اعتراف کرتے ہیں۔ یہاں صرف ایک حوالہ پیش خدمت ہے۔ چنانچہ ایف۔ایف آربتھ نات لکھتا ہے

"یہ کہ قرآن بالکل اصلی حالت میں رہا ہے۔ اس میں آج تک کوئی جیالا مترجم یا محرف کسی قسم کی تبدیلی یا ترمیم نہیں کر سکا۔"

دوسری آسمانی کتابوں کے ناپید ہونے کے برعکس اس کا پوری طرح محفوظ رہنا اس لیے ممکن ہوا کہ پہلی کتابوں اور صحیفوں کی حفاظت ان کے مذہبی رہنماؤں کے ذمے تھی جب کہ قرآن پاک کی حفاظت خود اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے ذمے لی، ظاہر ہے جب اس نے فرمادیا

نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحفظون ○ (الحجر۔۹)

ترجمہ: بیشک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بیشک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

اب کون ہے جس کی اس کے سامنے پیش جا سکے اور اس میں تبدیلی کرنے میں قادر مطلق کے ارادے پر غالب آ سکے۔ پھر اس کا یہ چیلنج کہ

جسے بھی اس کے کلام خدا ہونے میں شک ہو وہ اس کی کسی ایک سورۃ جیسی سورۃ بنا کے دکھا دے۔
قرآنی الفاظ میں یہ چیلنج یوں ہے۔

وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداء کم من دون اللہ ان کنتم صدقین ۝ (البقرہ۔۲۳)

ترجمہ: اور اگر تمہیں شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے خاص بندے پر اتارا تو اس جیسی ایک سورت تو لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتیوں کو بلا لو، اگر تم سچے ہو۔

پھر اگلی آیت میں یہ حتمی پیشگوئی بھی کر دی کہ لن تفعلوا (یعنی تم ہرگز ایسا نہیں کر سکو گے)

یہ چیلنج اس وقت بھی تھا جب قرآن پاک نازل ہو رہا تھا مگر ابو جہل، ابو لہب جیسے کفار نے بھی جو دنیا بھر کی قوموں کے مقابلے میں اپنی فصاحت و بلاغت پر ناز کرتے تھے اور اپنے سامنے سب کو عجمی (یعنی گونگا) سمجھتے تھے، اس چیلنج کو قبول نہ کر سکے اور چودہ صدیاں گزرنے کے بعد آج بھی فضائے عالم میں گونج رہا ہے مگر اتنے طویل عرصے میں کسی کو اسے قبول کرنے کی جرات نہ ہو سکی اور نہ اب ہی ہے۔

اس میں کیا شک ہے کہ اسلام کا سرمایۂ افتخار یہ قرآن پاک ہے۔ آج بھی یہ اپنی فصاحت و بلاغت ہی کے اعتبار سے نہیں، ہر اعتبار سے لاجواب اور بے مثال ہے۔ اس کی بیان کردہ کسی حقیقت پر انگلی نہیں اٹھائی جا سکتی اور اس کے تعلیم فرمودہ کسی قانون بلکہ کسی جز بے کی (معاذ اللہ) تغلیط نہیں ہو سکتی۔ یہ سائنس کا دور ہے۔ اس میں بڑے بڑے مذاہب سر پچھاڑ رہے ہیں اور پسپا ہو رہے ہیں، مگر قرآن پاک آج بھی اپنی صداقتوں کا لوہا منوا رہا ہے۔ وہ حقائق جن تک سائنس بڑی تحقیق و تدقیق کے بعد اب پہنچ رہی ہے، ان کا آج سے چودہ صدیاں قبل ایک امی لقب محبوب ﷺ پر قرآن پاک کی صورت میں نازل ہونا اس میدان کے یکہ تازوں کے لئے حیران کن ہے اور آسمانی والہامی کتاب ہونے کی دلیل واضح ہے، اور اسی بنا پر بڑے بڑے سائنسدان دامن اسلام میں پناہ لے رہے ہیں۔ حق یہ ہے کہ سارا اسلام اسی کتاب ابدی کے گرد گھومتا ہے اور اس کا انکار کر کے اسلام کا دعوی کرنا منافقت کی بدترین قسم ہے۔ مگر افسوس، ملت اسلامیہ کو اسلام کے نام پر اتحاد کی دعوت دینے والا 'خمینی' اس کتاب حکیم کی عظمتوں اور صداقتوں کا منکر ہے۔ وہ اسے کتاب "لا ریب" (یعنی شک و شبہ سے بالاتر) نہیں مانتا اور اپنے اسلام دشمن اکابر کی طرح بڑی ڈھٹائی سے اس کا انکار کرتا ہے۔

خمینی قرآن پاک کو نہیں مانتا: خیال فرمایئے جہاں ولیم میور جیسا پلید اسلام دشمن بھی قرآن پاک کے پوری طرح محفوظ رہنے کا معترف ہے، وہاں مسلمانوں کو متحد کرنے کا عزم لے کر اٹھنے والا بزعم خود ملت اسلامیہ کا انقلابی لیڈر اسی قرآن پاک کے بارے میں کتنے ناپاک تصورات رکھتا ہے یاد رہے کہ خود شیعہ حضرات میں بھی ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو قرآن پاک میں کسی قسم کی حذف و کمی یا تحریف و ترمیم کے نظریئے کو غلط اور بے بنیاد جانتے اور مانتے آئے ہیں مگر افسوس دور حاضر کا امام خمینی امام الشیاطین کے منصب پر براجمان ہے اور شیعوں کے اس ناپاک گروہ سے وابستہ ہے جو شدومد سے کتاب مبین کے خلاف اعلان جنگ کرتا رہا ہے۔ چنانچہ اس کی ناپاک کتاب 'کشف الاسرار' کا ایک ناپاک اقتباس ملاحظہ ہو۔

ہمہ جیسے را کہ مسلماناں بکتاب یہود و نصاری می گرفتند عیناً برائے خود نیز ثابت شود (ص ۱۱۴)

[illegible]

[illegible]

[illegible] واضح نہیں ہو جاتی کہ یہ بد نصیب اسلام

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پاسبان مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

اور اب یہ صورت حال بالکل برعکس ہو گئی ہے یعنی

[illegible]

پاسبان مل گئے کعبے سے صنم خانے کو

[illegible]

کل آمن باللہ و ملئکتہ و کتبہ و رسلہ (البقرہ-۲۸۵)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دوڑ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو

جناب مودودی صاحب نے [illegible]

چھوڑ پیچھے کا خیال اے گردش ایام تو

بہرحال [illegible] صاحب کے [illegible] جناب مودودی صاحب نے [illegible] قرآن پاک [illegible]

تفسیر و حدیث کے ذخیروں کو تحریف معنوی کا [illegible] قرآن پاک [illegible] گزشتہ صفحات میں [illegible]

کی نظر سے گزر ہو گا [illegible] یقیناً [illegible] پہنچے

گے کہ اس قسم کا حملہ اسلام کے کسی بھی خیر خواہ کے قلم سے نہیں نکل سکتا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حدیثیں یاد تھیں اور مجھے ان سے کہیں زیادہ یاد ہیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حدیث میرے سامنے آگئی کہ

من عادی لی ولیا فقد اٰذنته بالحرب (حدیث قدسی)

ترجمہ: جس شخص نے میرے کسی دوست سے دشمنی کی [illegible] جنگ کرتا ہوں۔

میری نظر میں امام ابو حنیفہ [illegible] جنگ ہو گیا۔ تو جنگ میں [illegible]

ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں [illegible] (دیوبندی / غزنوی)

[illegible]

[illegible]

صحابہ رضی اللہ عنہم کی عظمت ایک حدیث پاک میں [illegible]

لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما بلغ مد احدھم ولا نصیفہ

ترجمہ میرے کسی صحابی کو برا نہ کہو [illegible]

صاع یا نصف صاع کو بھی نہیں پہنچے گا

[illegible] صحابہ کرام رضی اللہ عنہم [illegible]

[illegible] محبت کا سبب اپنی محبت [illegible]

اللہ اللہ فی اصحابی اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضا من بعدی فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم ومن اذاھم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فیوشک ان یاخذہ (ترمذی)

ترجمہ میرے صحابہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضور ﷺ [illegible]

[illegible] بھی قابل قبول نہیں۔ کاش مودودی صاحب [illegible] حضور ﷺ کی محبت [illegible]

شار ہوتے اور اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کے گستاخ نہ ہوتے۔ حضور ﷺ [illegible] رضی اللہ عنہم [illegible]

ہے۔ کاش انہیں اس وسیلے کی قدر ہوتی اور اللہ کا خوف ہوتا

حقیقت یہی ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا محب حضور ﷺ کا محب ہے [illegible] حضور ﷺ [illegible] حبیب پاک ﷺ کی

زبان پاک سے حق ہی نکلتا ہے۔ چنانچہ ایک روایت کے مطابق حضور ﷺ نے اپنے [illegible]

والذی نفسی بیدہ ما یخرج منہ الا حق (ابو داؤد، کتاب العلم)

ترجمہ خدا کی قسم اس منہ سے ہر وقت میں حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا

ظاہر ہے مودودی صاحب کی محبت جس کے دل میں ہوگی [illegible] حضور ﷺ کی محبت سے [illegible] حضور پر نور ﷺ کی محبت سے محروم

ہے وہ اللہ تعالیٰ کی محبت سے بھی محروم ہے کیونکہ [illegible] ﷺ کی محبت [illegible] مودودی صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible] گروہ تھی حضرت مودودی چشتی قدس سرہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جیسا کہ اہم رکن ہے

پھر بات یہ ہے کہ ہم ان کی طرح ان کی ملت [illegible]

[illegible]

کتاب اصول کافی [illegible]

حضرت امام جعفر صادق [illegible]

[illegible]

[illegible] اجمل کرے گا۔

۲ [illegible]

[illegible]

۳ [illegible]

[illegible]

[illegible]

منافق کی تین نشانیاں ارشاد [illegible]

آیۃ المنافق ثلاث، اذا حدث کذب و اذا وعد اخلف و اذا ائتمن خان (بخاری)

ترجمہ منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب بات کرے تو جھوٹ بولے [illegible] اور جب اس کے

پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] سچوں کا ساتھ دینے کا حکم دیا ہے۔

[illegible] (التوبہ۔ ۱۱۹)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

[illegible] کا ساتھ [illegible] مستحق ہونے کے مترادف [illegible]

[illegible]

[illegible] کے فیصلے پر اعتراض کرتے [illegible] انکار ہے تو کسی کے یہاں [illegible] کا منکر ہے۔ حدیث پاک میں وارد ہے۔

[illegible] (متفق علیہ)

ترجمہ: [illegible] دونوں میں سے ایک پر لوٹے گا۔

[illegible] کی گواہی خود [illegible] نے دی ہو اس کا [illegible] تو یقیناً یہ انکار قرآن ہی ہو گا۔

ترجمہ: امامت (کاریہ) پیغمبری کے درجے سے بالاتر ہے

[illegible]

امامت کو نبی علیہ السلام کے اختیارات کے برابر قرار دیا ہے۔

[illegible]

لافتیٰ الا علی، لاسیف الا ذوالفقار

[illegible]

شیعہ اور متعہ [illegible]

۲۔ رہبر یا مودودی تحقیق

۳۔ انقلاب یا انقلاب یا اسلامی انقلاب

[illegible]

حضرت

مجدد الف ثانی کا لاثانی انقلاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لاثانی انقلاب: جب حکومت مسلمانوں سے رنگین ہو گئی تو سارے کے سب داخلی اور خارجی دشمن دبک کے بیٹھ گئے۔ وہ علمائے سوء جو بادشاہوں کو خوش کرنے کیلئے دین اسلام کا سودا کرنے میں مشاق تھے ناپید ہو گئے۔ وہ درویش جن کا ... جو دین مبین کی تعلیمات و نفس تقلید ت کا نام دیتے تھے گمنامی اور ... ظلمات میں کھو گئے۔ وہ ... جو عوام کیلئے عقیدہ و ... ہی سمجھتے تھے وہ ... گئے۔ وہ جھوٹے صوفی جو وحدۃ الوجود کے پردے میں وحدت ادیان کا ... تھے روپوش ہو گئے۔ وہ ... مشائخ جو ... کو طریقت و حقیقت کے نام پر شریعت سے باغی ہو گئے تھے اور خود گمراہ کرتے تھے، ... یہ ہے صوفیاء مصلحین کی تاریخ کا وہ چھوٹا انقلاب جو حضرت شیخ مجدد نے محض قوت ایمانی و روحانیت ... صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے برپا کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کی ولادت اور ظہور بعثت کا مقصد وحید بھی یہی تھا، چنانچہ وہ خود فرماتے ہیں۔

"مجھ کو پیری مریدی کے واسطے نہیں پیدا کیا گیا بلکہ میری پیدائش سے مقصود تکمیل رشد و ہدایت اور مسلمانوں کی اصلاح ہے"۔

(مکتوب نمبر ۶ دفتر دوم)

آپ کی پیدائش سے کیا مقصود تھا اسے سمجھنے کیلئے اس خواب کی طرف جو آپ کے والد ماجد حضرت شیخ عبدالاحد علیہ الرحمہ نے دیکھا تھا۔ چنانچہ حضرت مولانا بدر الدین ... علیہ الرحمہ کے ملفوظات میں ... آپ کے والد بزرگوار فرمایا کرتے تھے کہ آپ کی ولادت سے پہلے میں نے خواب دیکھا کہ تمام جہان میں ظلمت پھیل گئی ہے۔ سور، بندر اور ریچھ لوگوں کو ہلاک کر رہے ہیں۔ اسی اثناء میں میرے سینے سے ایک نور نکلا اور اس میں ایک تخت ظاہر ہوا۔ اس تخت پر ایک شخص تکیہ لگائے بیٹھا ہے اور اس کے سامنے تمام ظالموں، زندیقوں اور ملحدوں کو بکرے کی طرح ذبح کر رہے ہیں۔ کوئی شخص بلند آواز سے کہہ رہا ہے وقل جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ اس خواب کی تعبیر حضرت مخدوم نے حضرت شاہ کمال کیتھلی علیہ الرحمہ سے دریافت کی۔ انہوں نے تعبیر فرمائی کہ تمہارے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا جس سے الحاد و بدعت کی تاریکی دور ہوگی۔ یہ تعبیر درست نکلی۔

یہ بھی نقل ہے کہ ایک مرتبہ ایام رضاعت میں آپ بہت علیل ہو گئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ آپ کو شاہ کمال کیتھلی کی خدمت میں لے گئیں۔ حضرت شاہ صاحب نے اپنی زبان مبارک آپ کے منہ میں دے دی اور آپ دیر تک چوستے رہے۔ شاہ صاحب نے فرمایا خاطر جمع رکھیں یہ لڑکا بڑی عمر کا ہوگا اور عالم عامل اور عارف کامل ہوگا۔ اور میرے تیرے جیسے بہت سے اس سے پیدا ہوں گے۔ (تذکرہ مشائخ نقشبندیہ) حضرت سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ کے انقلاب کی عظمت و وسعت اور برکات کا اندازہ آپ کے نقشبندی شیخ حضرت خواجہ باقی باللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

[illegible]

اس قابلیت کا نشان بھی تم میں دیکھا گیا۔

[illegible]

[illegible] بھی نہیں بلکہ ولادت سے پہلے بھی آپ کی [illegible] کیا اور مختلف اولیاء کاملین نے اپنے اپنے دور میں آپ کی تشریف آوری اور [illegible]

[illegible] کتابوں میں ایسے [illegible] میں یہاں حصول برکت کیلئے صرف چند افراد کے اسماء [illegible]

[illegible] کی خدمت میں حاضر ہوئے [illegible]

[illegible]

[illegible] کے پہنچنے کے بعد عجیب معاملہ پیش آیا [illegible] شیخ [illegible]

[illegible] میں رہا اور خاص ہستیوں کے انوار و اسرار سے منور [illegible]

[illegible] موصوف حضرت غوث اعظم کا کشف اور آپ کی امامت کے زیر عنوان لکھتے ہیں۔

ایک روز حضرت شیخ عبدالقادر [illegible] ان سے ایک نور ظاہر ہوا جس [illegible]

[illegible] کے اس کو [illegible]

[illegible]

[illegible]

پہ شہرت مقبولیت کی وجہ سے مجددیت کے [illegible] چکے۔

آیئے اب اس معیار پر حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے [illegible] حضرت [illegible] آپ خود [illegible] معصیں ﷺ کے سچے وارث و نائب تھے اور حضور پرنور ﷺ کی سنت کے مظہر کامل [illegible] ترین پہلو غالباً یہی ہے کہ آپ نے قلیل ترین عرصے میں [illegible] اس ذات محبوب رب ﷺ کے کائنات کا نقشہ [illegible] کی وضاحت [illegible] تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ [illegible] حضور ﷺ [illegible] پھیلا [illegible] حضرت [illegible] صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) ہی کا تھا۔

حضور پرنور ﷺ کی سنت کے مطابق [illegible] ہدایت کے انوار پھیلتے گئے ملک کے [illegible] میں [illegible] آپ کے [illegible] ﷺ [illegible] حضرت خواجہ [illegible] حسین [illegible] حضرت [illegible] ﷺ [illegible] شیخ [illegible] ﷺ [illegible] مولانا [illegible] شیخ [illegible] چنانچہ تجدید کا پہلا سال [illegible]

تجدید کے [illegible] سال [illegible] کا بادشاہ بھی [illegible] ہو گیا۔ تجدید کے چودھویں سال حضرت شیخ [illegible] طرف میں روانہ کئے۔ چنانچہ [illegible] بسر کردگی مولانا [illegible] طرف بسر کردگی مولانا [illegible] حسین روانہ فرمائے [illegible] صیلوں کو بسر کردگی مولانا شیخ [illegible] بڑے امیر و زیر [illegible] حضرت کے خلفاء کے مرید بن گئے [illegible] شہر یا قصبہ ایسا نہ تھا جہاں [illegible] حضرت کا [illegible]

ان سے پہلے محمد بن

[illegible]

پہلے کر دیا مگر آہستہ آہستہ مثلاً نماز میں رفع یدین وغیرہ کے اختلاف [illegible]

[illegible]

حدیث میں یہ شعر بار بار آیا ہے

[illegible]

یہ سب عقائد اہل سنت کے تھے اور ان سب کو مشرکانہ قرار دیا

شاہ عبدالعزیز [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سے ملک میں ست تقسیم ہوا [illegible] شمع جس سے [illegible] حضرت [illegible] آپ [illegible] تھے [illegible] مقابلہ جیسے

[illegible] شاہ عبد [illegible] محدث دہلوی [illegible] قریب [illegible] حضرت مولانا فضل حق خیرآبادی [illegible]

[illegible] ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں [illegible] انگریزوں [illegible] اہلسنت [illegible] شکست

[illegible]

[illegible] (تحریف [illegible]) [illegible]

[illegible] بلکہ [illegible] قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر دیا [illegible] (تحقیق) [illegible] سرکاری طور پر سرپرستی کی گئی۔ ان کا مقابلہ کرنے کے لئے قدرت نے اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی قدس سرہ کو منصب تجدید پر فائز کر کے ان تمام فتنوں کی سرکوبی پر لگا دیا۔ آپ نے ایک ہزار کے لگ بھگ کتابیں لکھیں جن میں فتاویٰ رضویہ اور حدائق بخشش [illegible] آپ ہیں۔ برصغیر کے سینکڑوں روحانی آستانے جن کا تعلق مختلف سلاسل طریقت سے تھا، اعلیٰحضرت کے ہمنوا اور [illegible] کے تحفظ میں آپ کے شریک کار تھے۔ تاہم عملی طور پر تبلیغی خدمات خود اعلیٰحضرت نے سرانجام دیں۔ ہدایت کی [illegible] مفید، مؤثر [illegible] اور بے مثال ہیں۔

اعلیٰحضرت قادری تھے اور کئی دوسرے سلاسل کا فیض حاصل کرنے کے باوجود آپ کی طبع [illegible] پر قادریت کا غلبہ تھا۔ تاہم آپ کے بعض سلاسل علم العرفان میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی (قدس سرہم) کے نام بھی شجرات و اسناد میں جہاں جہاں آتے ہیں ان دونوں بزرگوں کا [illegible] آتا ہے۔ آپ نے بڑے [illegible] احترام سے کیا ہے۔ آپ کے شیخ حضرت آل الرسول احمدی علیہ الرحمۃ [illegible] فرماتے ہیں "عن شیوخ اجلاء منهم الشاه عبد العزیز دهلوی عن ابيه الشاه ولی الله المحدث المکثر القوی" (یعنی وہ بے شمار جلیل القدر مشائخ سے روایت کرتے ہیں جن میں شاہ عبد العزیز دہلوی بھی ہیں وہ اپنے والد شاہ ولی اللہ سے جو کثیر العلم قوی الفہم محدث ہیں)

ان سلاسل میں ایک سلسلہ [illegible] ہے۔ اعلیٰحضرت قدس سرہ نے اقرب سلاسلی فی البیعة الی الاکرم صلی الله تعالی علیه وآله وصحبه قرار دیا ہے۔ (اعلیٰحضرت نے اس سلسلے کا [illegible] جس کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔ یہ آخری سلسلہ بیعت میرے تمام سلسلوں میں نبی کریم سے زیادہ قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کی آل و اصحاب پر درود و سلام بھیجے کیونکہ میں نے اپنے شیخ اپنے مرشد سید [illegible] آل رسول احمدی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ انہوں نے [illegible] سلسلہ طریقت میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے ہاتھ پر بیعت کی تاکہ ہم [illegible] بیعت [illegible] ہے۔ [illegible] انہوں نے اپنے خواب میں [illegible] امیر اہل اسلام کے مولیٰ سیدنا علی مرتضیٰ کے ہاتھ پر بیعت کی (اللہ تعالیٰ ان کے چہرے [illegible]) انہوں نے [illegible] ہاتھ پر بیعت کی جن کا ہاتھ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے اور جن کی بیعت اللہ تعالیٰ کی بیعت ہے یعنی ہم سب کے مولیٰ حضرت محمد ﷺ کے دست حق پرست پر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم وشرف وکرم۔ تو بحمد تعالیٰ صحیح بخاری کی [illegible] سند کی طرح [illegible] ہے۔ جو اس عاجز بندے سے جلیل الشان آقا تک (من العبد الجلیل الی المولی الجلیل علیه افضل الصلوة والسلام بالتبجیل) صرف تین واسطوں سے پہنچتی ہے۔ الشاہ عبدالعزیز علیہ الرحمہ نے [illegible] شاہ [illegible] کی شرح میں لکھا ہے۔ اس سلسلہ بیعت کے علاوہ اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ کے چاروں مصنفوں میں بھی ان دونوں بزرگوں کا ذکر آتا ہے اور حدیث مسلسل [illegible] بیعت میں بھی) کیونکہ اس میں حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم تک صرف تین واسطے ہیں۔ آپ حضرت شاہ آل رسول کے ہاتھ پر بیعت، وہ شاہ عبدالعزیز سے، وہ خواب میں [illegible] حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے دست حق

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

حضرت شیخ [illegible]

منصب تجدید کے شرف کا فیصلہ ہو چکا تھا [illegible]

مکہ شریف [illegible]

اوقات تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ [illegible]

ہے۔ یہ حقیقت [illegible]

فاضل بریلوی کو حضرت شیخ مجدد سے حاصل ہے [illegible]

مجددی سعیدی محقق [illegible] تصنیف لطیف "حضرت مجدد [illegible]

ہے اور [illegible] ہے۔ حضرت شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث [illegible]

ان سے مناسبت ظاہر کی تھی۔ اب یہاں حضرت مجدد الف ثانی [illegible] آپ فرماتے ہیں

"میں یقینی اور حق یقینی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] علوم و معارف [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کی وساطت سے پہنچے ہیں۔

"حاصل کلام [illegible]"

(مکتوبات دفتر دوم، ترجمہ عبارت از علامہ نور بخش توکلی)

[illegible]

قیوم کہا جاتا ہے، کی طرف [illegible] آپ فرماتے ہیں

"[illegible] ولایت کے [illegible] اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس توسط میں شریک ہیں۔ [illegible] اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ولایت کی اس امانت کا بوجھ اٹھانے والے ہیں۔ [illegible] حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ تعالیٰ [illegible] بھی اس امر میں شریک ہیں [illegible]

ے اس کی آغوش میں آ رہا ہے گویا

[illegible]

[illegible]

جہاں بھی [illegible]

انگریزی [illegible] احسانات کا [illegible]

جدید [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تیری [illegible]

حقیقت یہ ہے کہ [illegible] وحدت الشہود [illegible]

[illegible]

[illegible] شعر یوں ہے

لا پھر اک بار وہی بادہ و جام اے ساقی
ہاتھ آ جائے مجھے میرا مقام اے ساقی

تین سو سال سے ہیں ہند کے میخانے بند
اب مناسب ہے ترا فیض ہو عام اے ساقی

اور [illegible] تحقیق [illegible] عقیدت پیش کرتے ہیں:

شیر مردوں سے ہوا بیشۂ تحقیق تہی
رہ گئے صوفی و ملا کے غلام اے ساقی

[illegible]

کی آواز کا ایک پیغام تھی۔

اور

انسانیت کے علمبرداروں کی منافقت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

[illegible] 1972 [illegible]

[illegible] Oh Sa[illegible]

[illegible] Brenda Gazzar [illegible]

[illegible]

... 400ء ... [illegible]

... Criminal Operation ... Zionist Holocaust ... [illegible]

... Third Reich ... [illegible]

... 1300 سے زیادہ فلسطینی شہید ہو چکے ہیں ... [illegible]

... فلسطینی مسلمانوں ... [illegible]

☆☆☆☆☆

مقام عبدیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عبد کی تین قسمیں ہیں ۱۔ عبد آبق ۲۔ عبد رقیق ۳۔ عبد ماذون

۱۔ [illegible]

۲۔ [illegible]

۳۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہر ایک کو اس کے قرب کے مطابق اذن و اختیار عطا فرماتا ہے۔

[illegible]

[illegible]

قال انی عبد اللہ ؏

ترجمہ حضرت عیسیٰ نے فرمایا بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں

[illegible]

[illegible]

سے مشرف کروں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

یارب ان تنسبنی الی نفسک بالعبودیۃ ؏

ترجمہ یا الٰہی مجھے مقام عبدیت عطا فرما

[illegible]

[illegible]

[illegible] حدیث [illegible]

(الفاظ کے تغیر کے ساتھ)

فاذا صار نور جلال اللہ تعالٰی سمعا لہ سمع القریب والبعید واذا صار ذلک النور بصرا لہ رای القریب والبعید واذا صار ذلک النور یدا لہ قدر علی التصرف فی الصعب والسھل والقریب والبعید

ترجمہ: [illegible]

مقرب بندے کی علامات، معمولات

عجز و انکساری

یہ بندے عجز و انکساری کا پیکر ہوتے ہیں۔

وعباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض ھونا — ترجمہ: اور رحمٰن کے وہ بندے جو زمین پر آہستہ چلتے ہیں

واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما — ترجمہ: اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں بس سلام

والذین ھم عن اللغو معرضون — ترجمہ: اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف توجہ نہیں کرتے

شب بیداری: والذین یبیتون لربھم سجدا وقیاما — ترجمہ: اور وہ جو راتیں گزارتے ہیں اپنے رب کے لیے سجدے اور قیام میں

تتجافی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفا وطمعا

ترجمہ: ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خوابگاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے ہوئے اور طمع کرتے ہوئے

خوفِ الٰہی:

والذین یقولون ربنا اصرف عنا عذاب جھنم — ترجمہ: اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہم سے پھیر دے جہنم کا عذاب

فضول خرچی سے اجتناب: والذین اذا انفقوا لم یسرفوا — ترجمہ: اور وہ جب خرچ کرتے ہیں تو حد سے نہیں بڑھتے

بخل سے پرہیز: ولم یقتروا — ترجمہ: اور نہ تنگی کرتے ہیں

[illegible]

[illegible]

والذین لا یشهدون الزور [illegible]

واذا مروا باللغو مروا کراما [illegible]

یدعون ربهم خوفا وطمعا [illegible]

[illegible]

امام رازی علیہ الرحمہ مزید فرماتے ہیں

[illegible] تحرک فی عظمة الله وان اجتهد اجتهد فی طاعة الله

[illegible]

الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون [illegible]

زمین والوں کا عذاب سے محفوظ رہنا۔

[illegible]

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، اللہ رب العزت فرماتا ہے

انی لاهم باهل الارض عذابا فاذا نظرت الی [illegible] بالاسحار صرفت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱: مسجد کو آباد کرنا ۲: اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا ۳: استغفار کرنا

قرآن مجید [illegible]

ماکان اللہ معذبہم وھم یستغفرون ۲۷

ترجمہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حوالہ جات

۱	مقالات کاظمی (حصہ اول)	۲	القرآن ۹/۳۰	۳	تفسیر [illegible] ۲۶
۴:		۵:		۶:	القرآن ۶۳/۲۵
۷	القرآن ۶۳/۲۵	۸	القرآن [illegible]	۹	القرآن [illegible]
۱۰	القرآن [illegible]	۱۱	القرآن [illegible]	۱۲	القرآن [illegible]
۱۳	القرآن ۶۷/۲۵	۱۴	القرآن ۶۷/۲۵	۱۵	القرآن ۶۸/۲۵
۱۶:	القرآن ۶۸/۲۵	۱۷:	القرآن ۶۸/۲۵	۱۸:	
۱۹:	القرآن ۶۷/۲۵	۲۰:	القرآن ۶۷/۲۵	۲۱:	
۲۲:		۲۳:	تفسیر کبیر ۱۲۶/۱۷	۲۴:	تفسیر کبیر ۱۲۶/۱۷
۲۵	القرآن ۶۲/۱۰	۲۶	تفسیر [illegible]	۲۷	القرآن ۸/۳۳

جو میں نے دیکھا

[illegible]

سنت نبوی

[illegible]

ہاتھ دھونے کے بعد کپڑے سے مت پونچھو [illegible]

[illegible]

مرزا قادیانی سنت نبوی ﷺ کی مخالفت میں [illegible]

[illegible]

[illegible] (مرزا قادیانی) [illegible] (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۳۱)

مرزا قادیانی [illegible] حضرت محمد ﷺ [illegible] حدیث نبوی ﷺ پر [illegible]

[illegible]

"تاہم دوسری طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں۔ اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔" (اعجاز احمدی ص ۳۰ مندرجہ روحانی خزائن ج ۱۹ ص ۱۴۰ از مرزا قادیانی)

یہاں قادیانیوں کی ہدایت کے لیے مرزا قادیانی کی سنت نبوی ﷺ اور حدیث نبوی ﷺ کی مخالفت کرنے سے ہونے والے نقصانات جدید سائنس کی روشنی میں پیش کیے جا رہے ہیں، جنہیں پڑھ کر قادیانیوں پر لازم ہو جائے گا کہ وہ حدیث نبوی ﷺ یا سنت نبوی ﷺ کے مقابلے میں مرزا قادیانی کی بات پر عمل [illegible] میں پھینک کر منصف مزاجی اور حق شناسی کا مظاہرہ کریں۔

ہاتھ دھو کر کپڑے سے نہ پونچھنے کی سائنسی توجیہ ایک ٹرک ڈرائیور کا یہ واقعہ مشہور ہے کہ ایک دفعہ وہ ٹرک میں مال لے کر کسی دوسرے شہر کی جانب عازم سفر تھا، راستے میں کسی ہوٹل کے قریب وہ دوپہر کے کھانے کے لیے رکا۔ ہاتھ دھو کر کھانا کھانے سے قبل اس نے اپنے [illegible] کیے اور کھانا کھانا شروع کر دیا [illegible] اس کی روح جسد عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔ اس کی موت

[illegible]

اس کی موت کا سبب بنا۔

[illegible]

کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"[illegible] MFD A [illegible]

[illegible]

[illegible] جون ۱۹۸۷ء نے اس بارے میں لکھا ہے کہ

[illegible]

رکھا یقینا اس میں حکمت اور اللہ کی رحمت ہے"۔

[illegible]

[illegible] بائیں ہاتھ سے پانی پینا [illegible]

[illegible]

بائیں ہاتھ سے شیطان پیتا ہے اخبار [illegible] ۲۰۰۲ء [illegible]

یہ حدیث مبارکہ لکھی ہے:

"حضرت [illegible] بائیں ہاتھ سے نہ [illegible] کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔ [illegible])

[illegible]

بائیں ہاتھ سے پینا صحت یا بیماری؟ [illegible] invisible [illegible]

[illegible] Positive [illegible] Rays

[illegible] Negative [illegible]
ہو جاتا ہے

[illegible] کی دعوتوں سے متعلق [illegible] سائنسی [illegible]
[illegible] قادیانی بیماریوں [illegible] ایک اور وجہ بھی معلوم ہوتی ہے۔

مل کر کھانے میں برکت ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

اکٹھے ہو کر کھاؤ الگ الگ نہ کھاؤ، برکت جماعت کے ساتھ ہے (ابن ماجہ)

ایک اور جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم میں بہتر وہ ہے جو دوسروں کو کھانا کھلائے (مستدرک)

قادیانیوں کے روزنامہ اخبار "الفضل" کے شمارے ۲۷ ستمبر ۲۰۰۲ء ص ۳ پر "آداب طعام" کے عنوان سے یہ حدیث مبارکہ درج ہے کہ

"ایک دفعہ حضرت رسول اکرم ﷺ کے بعض صحابہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم کھاتے ہیں مگر ہم سیر نہیں ہوتے۔ فرمایا شاید تم علیحدہ علیحدہ کھاتے ہو۔ انہوں نے مثبت میں جواب دیا فرمایا اکٹھے مل کر کھانا کھایا کرو اور بسم اللہ پڑھا کرو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اس میں برکت ڈال دے گا"۔ (سنن ابی داؤد کتاب الاطعمہ باب الاجتماع علی الطعام)

مرزا قادیانی اکیلا کھانا کھاتا مرزا قادیانی چونکہ [illegible] اپنے ساتھ کسی [illegible] کو کھانا کھلانے سے پرہیز کرتا اور اکیلا ہی کھانا کھاتا تھا۔ مرزا بشیر احمد قادیانی نے "سیرت المہدی" میں اور عبدالقادر قادیانی نے "حیات طیبہ" میں لکھا ہے کہ

"باہر جب بھی آپ (مرزا قادیانی) کھانا کھاتے تو آپ کسی کے ساتھ نہ کھاتے تھے [illegible] چند دوستوں کی [illegible] کسی خاص وقت کے الگ الگ ہی برتنوں میں کھایا کرتے تھے"۔ (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۲۰، حیات طیبہ ص ۹۰)

مرزا قادیانی کے اکیلا کھانا کھانے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہ بڑے عجیب و غریب طریقے سے کھانا کھاتا جس سے [illegible] انسانیت سے عاری لگتا۔ ملاحظہ ہو۔

سیرت المہدی حصہ دوم ص ۳ پر لکھا ہے

بعض دفعہ تو دیکھا گیا کہ آپ (مرزا قادیانی) صرف روٹی ہی [illegible] کیا کرتے تھے۔ پھر انگلی کا سرا شوربے میں تر کر کے زبان سے چھو دیا کرتے تھے تاکہ لقمہ نمکین ہو جائے۔

اپنے مریدوں میں کھانا کھانے سے مرزا قادیانی کو اس بات کا خوف تھا کہ کہیں کوئی ملہم مرزائی مجھے اس طرح پاگلوں کی طرح کھانا کھاتا دیکھ کر مرزائیت سے تائب نہ ہو جائے اسی لئے الگ چھپ کر کھاتا اور اسی میں اپنی عافیت سمجھتا

مل کر کھانے کی سائنسی وضاحت: پیتھالوجی (Pathology) کے ایک پروفیسر نے انکشاف کیا کہ جب مل کر کھانا کھایا جاتا ہے تو تمام کھانے والوں کے جراثیم کھانے میں مل جاتے ہیں جو دوسرے تمام امراض کے جراثیموں کو ختم کر دیتے ہیں اور اس طرح وہ کھانا بے ضرر بن جاتا ہے اور کھانے میں بعض اوقات شفاء کے جراثیم مل کر [illegible] شفاء دیتے ہیں جو کہ معدہ کے بعض امراض کے لئے مفید ہے۔

بندہ کو ایک صاحب سے بہت اچھی گفتگو [illegible] ملی [illegible] تھے فرمانے لگے میں پہلے پاگل تھا اور [illegible] پاگل [illegible] میں

[illegible]

[illegible]

[illegible] کھانا [illegible] شروع [illegible] (۳) ماہ میں تندرست ہو گیا۔

[illegible] کو [illegible] کھانا [illegible] کو ترک کر کے [illegible] شروع کیا ہے اس وقت سے اب تک مجھے دل کی تکلیف نہیں ہوئی۔

ایک اور صاحب [illegible] کہ میرے ایک دوست تھے ۱۹۷۰ء میں [illegible] ہو گئی [illegible] کر کے تنگ آ گیا لیکن [illegible] کسی سے سنا تو دوائیاں چھوڑ کر مسنون [illegible] کا کھانا شروع کر دیا اور صرف (۳) ماہ کے علاج میں بہتر [illegible] فاقہ ہو گیا مجھے ۱۹۹۶ء میں [illegible] بالکل تندرست تھا (سنت نبوی اور جدید سائنس جلد ۲ ص ۹۲،۱۹)

پیول پاول کی تحقیق پیول پاول مشہور ریسرچ سائیکالوجسٹ ہے اس کا کہنا ہے کہ میں نے ہر حرف کی علیحدہ طاقت کو محسوس کیا اور اس طرح منہ میں اس کی خاص روشنائیاں ہر پل محسوس کیں۔ میں نے محسوس کیا جب آدمی کی نیت، کردار اور معاملات درست ہوں تو اس کے الفاظ مثبت لہریں رکھتی ہیں جو کہ غیر مرئی (Invisible) طور پر [illegible] جسم کو بڑھا دیتی ہیں یا چہرے کے اندر مثبت لہروں کی زیادتی کی وجہ سے ایک خاص قسم کی [illegible] ہو جاتی ہے [illegible] معاملات اور اخلاق کی درستگی ہے۔" ([illegible] سائیکالوجی کا کرشمہ)

لیکن مرزا قادیانی کی نیت اچھی تھی نہ معاملات اور نہ ہی اخلاق تو پھر وہ بھلا ان اعلیٰ [illegible] کے ساتھ [illegible] کر سکتا تھا۔

ٹہلتے ہوئے کھانا عادت مرزا ٹہلتے ہوئے کھانا بھی مرزا قادیانی کی پختہ عادت تھی۔ وہ اپنی عادت سے مجبور ہو کر [illegible] ٹہلتے ہوئے [illegible] پسندیدہ [illegible] ٹکڑے کھایا کرتا تھا سیرت مہدی میں ہے۔

"حضرت صاحب بیٹھے [illegible] روٹی کے ٹکڑے پسند کرتے تھے۔ کبھی کبھی مسجد مبارک میں (قادیانی عبادت خانہ) ٹہلتے ٹہلتے کھایا کرتے تھے۔" (سیرت مہدی جلد اول ص ۱۸۰ از مرزا بشیر احمد قادیانی)

سنت نبوی ﷺ بیٹھ کر کھانا مرزا قادیانی کا ٹہلتے ٹہلتے ٹکڑے کھانا بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض کی وجہ سے تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ تھی کہ آپ ﷺ ہمیشہ بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو کھجور کھاتے دیکھا اور حضور ﷺ زمین پر [illegible] اس طرح بیٹھے تھے دونوں گھٹنے کھڑے تھے۔ (مسلم شریف)

آیئے جدید سائنسی تحقیق سے اس بات سے آگاہی حاصل کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی کو اس سنت نبوی ﷺ سے ازراہ بغض روگردانی کرنے سے کن کن بیماریوں کا سامنا کرنا پڑا۔

ٹہلتے ہوئے کھانا بیماری ہے ڈاکٹر مس کیورٹ فی مشہور ماہر غذائیات ہے جس کی تحریک ہر وقت یہی ہے کہ کم سے کم غذا کھاؤ۔ اس کا کہنا ہے کہ کھڑے ہو کر غذا کھانا [illegible] کرنے سے تم دل کے مرض میں پھنستے جاؤ گے۔

اس کا کہنا ہے کہ بیٹھ کر کھاؤ اور کم کھاؤ کیونکہ کھڑے ہو کر کھانا نفسیاتی امراض پیدا کرتا ہے اور ایک ایسا مرض پیدا ہوتا ہے۔ جس میں آدمی کو بھوک کی پہچان ختم ہو جاتی ہے۔ (سنت نبوی اور جدید سائنس جلد ۱ ص ۹۹)

گیلارڈ ہاؤزر کی ہدایت نیچرل سائنس کے مشہور معروف ڈاکٹر گیلارڈ ہاؤزر ماہر غذائیات کھانے کے متعلق ہدایات دیتے ہیں کہ جب آپ کام کر رہے ہوں تو کبھی کھانا نہ کھائیے۔ عام اور سادہ لفظوں میں یہ بات یوں بھی کہی جا سکتی ہے۔

[illegible] حضرت صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

"آپ کی یہ عادت تھی [illegible]" (ملخص [illegible] ص ۲۲۶)

قادیانیو! [illegible] عادت [illegible] قرآن کی [illegible] سنت [illegible] ہے۔ [illegible] کے تقاضات [illegible]۔ [illegible] ہیں اور بچوں کی پہچان ختم ہو جاتی ہے۔ [illegible] قادیانی [illegible] کے امراض [illegible] تھے۔ اور بچوں کی پہچان ختم ہو گئی تھی۔

امراض دل:

مرزا بشیر احمد قادیانی کا کہنا ہے۔

"[illegible] حضرت مسیح موعود علیہ السلام [illegible] دورہ [illegible] گھنٹے کا [illegible] وقت بہت قریب تھا۔ مگر آپ [illegible]۔ (سیرت المہدی حصہ سوم ص [illegible])

"والدہ صاحبہ فرماتی ہیں [illegible] ہو گئے۔ [illegible] تھا [illegible] پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے [illegible]" (سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۳)

ہلاکتوں میں جا پڑے گا	بربادیوں میں جا رہے گا
بیماریوں نے آ لیا	آتشوں میں جا جلے گا
خلاف فطرت جو بھی چلا	جلد یہ آواز سنے گا
نبی ﷺ کی سنت سے جو ہٹا	[illegible] میں جو پھنسے گا

بچوں کی پہچان کا خاتمہ:

مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے

(مرزا قادیانی) کو اس بات کا بہت [illegible] تھا۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب [illegible] مجلس میں کہاں بیٹھے ہیں۔ بلکہ جس بزرگ کی ضرورت ہوتی [illegible] حضرت مولوی نور الدین صاحب کی ضرورت ہوتی تو آپ فرمایا کرتے مولوی صاحب کو بلاؤ حالانکہ [illegible] تھے۔ (سیرت المہدی حصہ سوم ص ۵۶)

بھی کہتا ہوگا مجھے بلاؤ میں کہاں ہوں (قائل)

بسا اوقات ایسا ہوتا تھا کہ سیر کو جاتے ہوئے آپ [illegible] کا ذکر غائب کے صیغہ میں فرماتے تھے حالانکہ وہ آپ کے ساتھ جا رہا ہوتا تھا۔ اور پھر کسی کے جتلانے پر آپ کو پتہ چلتا تھا کہ وہ شخص آپ کے ساتھ ہے۔ (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۷۷)

خلاف پیمبر کسے راہ گزید کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

کھانے کو ضائع مت کرو:

حضرت جابر کی ایک روایت ہے نبی کریم ﷺ نے انگلیاں اور پلیٹ چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے (مسلم شریف)

قادیانیوں کے روزنامہ الفضل نے اپنی ۲۲ مئی ۲۰۰۲ء کی اشاعت میں اس سلسلے میں یہ حدیث مبارک نقل کی ہے کہ حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر پڑے تو شیطان کے لیے نہ چھوڑے بلکہ صاف کر کے کھا لے (ترمذی ابواب ... متفرقہ)

سائنسی توجیہہ ڈاکٹر حکیم سید قدرت اللہ قادری اپنی تصنیف "سنت نبوی اور جدید سائنس" میں ۹۳ پر یہی حدیث نقل کرنے کے بعد اس کی سائنسی توجیہہ بیان کرتے ہوئے یوں رقم طراز ہیں اس سے رزق کی عظمت اور نعمت کی قدر کا احساس دلوں میں پیدا ہوتا ہے جس سے کھانے میں برکت پیدا ہوتی ہے ناقدرے لوگ اس کی ناقدری اور بربادی کرتے ہیں۔

آج کل دستر خوان پر گری ہوئی شے کو اٹھا کر کھانا معیوب اور خلاف شان سمجھا جاتا ہے اور اسی جھوٹی شان میں آکر کھانے کے برتن میں کافی مقدار چھوڑ دی جاتی ہے۔ جس سے رزق جو قابل استعمال تھا بیکار اور برباد ہو جاتا ہے۔ اسی طرح معیشت میں تنگی اور بے برکتی رونما ہونے لگتی ہے اس طرح یہ عادت تکبر و اسراف کی تعریف میں آکر معیشت میں تنگی کا باعث بن جاتی ہے

رزق کا قدردان ایسے شخص کے لیے حضور ﷺ نے فرمایا

"اس کے رزق میں برکت ہوگی اور اس کی اولاد صحت و عافیت پائیں گے"

اور دیکھا گیا کہ یہ شخص ہمیشہ غربت و تنگی سے بچتا ہے اور ... سے بچتا ہے اور اس کی اولاد سے بے اتفاقی اور حماقت دور ہو جاتی ہے۔

اور رزق میں وسعت ہو جاتی ہے (مسلم شریف)

قارئین کرام غور فرمائیں کہ نبی رحمت ﷺ کی سنت مبارکہ (گرا ہوا لقمہ کھانا) کے کس قدر فوائد ہیں۔ آئیے اب قادیانیوں کے جھوٹے نبی مرزا قادیانی کا گھٹیا عمل دیکھتے ہیں کہ وہ رزق کا کس حد تک ستیاناس کرتا تھا

رزق کا گستاخ ۵ ستمبر ۲۰۰۱ء کے قادیانی اخبار "الفضل" میں ہے۔

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی کا نام ہے) بیان مرزا بشیر احمد قادیانی) فرماتے ہیں

"حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے کھانے کا ڈھنگ بالکل نرالا تھا میں نے کسی اور کو اس طرح کھاتے نہیں دیکھا آپ پھلکے سے پہلے ایک ٹکڑا علیحدہ کر لیتے اور پھر لقمہ بنانے سے پہلے آپ انگلیوں سے اس کے ریزے بناتے جاتے تھے پھر ان میں سے ایک چھوٹا سا ریزہ لے کر باقی سامنے سے چھوڑ کر منہ میں ڈالتے تھے یہ آپ کی عادت اتنی بڑھی ہوئی تھی کہ دیکھنے والے تعجب کرتے"۔ (اخبار الفضل ربوہ ۵ ستمبر ۲۰۰۱ء ص ۲ و اخبار الفضل قادیان ۔ مئی ۱۹۳۶ء)

"کھانا کھاتے ہوئے روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرتے جاتے تھے کچھ کھاتے تھے کچھ چھوڑ دیتے تھے۔ کھانے کے بعد آپ کے سامنے سے بہت سے ریزے نکلتے تھے۔ (سیرت المہدی حصہ اول ص ۵)

اگر آج قادیانیوں کا دامن پکڑ کر کہا جائے کہ تم بھی اسی طرح کیا کرو جس طرح مرزا قادیانی رزق کا ستیاناس کرتا تھا تو وہ ہرگز مرزے کے اس فضول عمل کو نہیں اپنائیں گے۔ کیونکہ مہنگائی کے اس دور میں مرزے کا یہ گھٹیا اور نقصان دہ عمل یقیناً قادیانی معیشت کو متاثر کرے گا۔ اس لیے قادیانیوں کا حوصلہ نہیں کہ وہ اپنے جھوٹے نبی کے اس معیشت کو نقصان پہنچانے والے عمل پر لبیک کہیں۔

محبتوں اور عقیدتوں کا قافلہ رواں دواں

محمد حنیف سامانہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تربیتی نشست شیران اسلام [illegible] میں تربیتی نشست کا انعقاد کیا گیا جس میں چیف آرگنائزر [illegible] مولانا غلام رسول والی صاحب، مرکزی سیکرٹری شیران اسلام پاکستان [illegible] محمد ناصر [illegible] مرکزی نائب امیر علامہ حیدر علوی، مرکزی ناظم اعلیٰ [illegible] ایڈووکیٹ، صوبائی امیر، صوبائی ناظم اعلیٰ سمیت پنجاب کے دیگر اضلاع سے شیران اسلام کے عہدیداران نے شرکت کی۔ مقررین نے مختلف موضوعات پر خطابات کئے [illegible] نشست ہوئی جس میں مقررین سے سوالات کئے گئے۔ اس موقع پر مولانا غلام رسول والی صاحب نے عہدیداران میں تنظیمی لٹریچر تقسیم کئے۔ [illegible] مرکزی امیر محترم نے خطاب کیا جس میں انہوں نے کہا کہ نظریہ پاکستان کے مخالفین ایک مرتبہ پھر سرگرم عمل ہیں [illegible] قدرتی وسائل [illegible] ہے جس سے ملکی وحدت خطرے میں ہے۔ ان پریشان حالات میں ملک و ملت کی نجات کا واحد راستہ صرف اور صرف محمد مصطفیٰ ﷺ کے عمل میں ہے [illegible] غیرت ایمانی [illegible] سے سرشار ہو کر [illegible] جدوجہد کو تیز کرنا ہوگا۔ [illegible] اسلام کی سربلندی اور محبت وطن کی بیداری [illegible] تربیتی میں مصروف رہنا ہوگا، [illegible] قوتوں کو شکست فاش دی جا سکتی ہے۔ انہوں نے مختلف اضلاع سے آنے والے عہدیداران کو اپنے اپنے علاقوں میں مستقل بنیادوں پر [illegible] تنظیم سازی کے عمل کو مزید تیز کرنے کے لئے ہدایات جاری کیں۔

اس موقع پر تنظیمی لٹریچر کا اسٹال لگایا گیا اور پروگرام کے آخر میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ پروگرام کے آخر میں مولانا غلام رسول والی صاحب نے دعا [illegible] کی جس میں بانی تحریک حضور مفکر اسلام کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی ہوئی اور پاکستان کی سلامتی کے لئے خصوصی دعا کی گئی۔

درود و سلام نائیٹ [illegible] کے تمام [illegible] کے موقع پر مختلف قسم کی تقریبات جن میں شور و غل، آتش بازی کی محافل اور ہوائی فائرنگ سے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے سال کا آغاز غلط کاریوں سے کرتے ہیں جس کے نتیجے میں پورا سال ہمیں ناکامی و نامرادی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس سے نجات پانے کے لیے اور عوامی سطح پر شعور بیدار کرنے کے لیے شیران اسلام پاکستان نے ملک بھر میں 31 دسمبر کی رات 12 بجے تمام مساجد میں [illegible] درود و سلام پڑھنے کا اہتمام کیا اور خصوصی دعاؤں کے ساتھ نئے سال کو "درود و سلام نائیٹ" کے طور پر منایا۔

حسینیت زندہ باد مہم محرم الحرام کے مقدس ایام کو انتہائی عقیدت و احترام کے ساتھ منایا گیا اور امام عالی مقام علیہ السلام اور تمام شہداء

[illegible] 10 [illegible]

[illegible]

ختم نبوت [illegible] بنیادی طور پر شیران اسلام کی بنیاد حضور مظہر اسلام نے [illegible] عقیدت و محبت [illegible] مختلف شعبہ جات میں موثر عمل ہیں [illegible] [illegible] [illegible] ملک کی میراثی سر براہی میں ایک میٹنگ [illegible] [illegible] ملی ذمہ داریوں پر کام [illegible]

[illegible] ریلی فلسطین میں اسرائیلی جارحیت کے خلاف [illegible] مختلف علاقوں میں ریلیاں نکالیں اور اسرائیلی [illegible] [illegible] 12 [illegible] دہشت گردی [illegible]

منقبت حضرت داتا گنج بخش

رب اکبر کا ہے بندہ گنج بخش
مصطفےٰ پیارے کا پیارا گنج بخش

میرا والی میرا مولا گنج بخش
میرا داتا، میرا آقا گنج بخش

بے نوا ہوں، گنج بخشا، گنج بخش
سب تجھے کہتے ہیں داتا گنج بخش

مخزن اسرار مولائے کریم
خسرو اقلیم معنی گنج بخش

غوث ہوں یا قطب ہوں یا فرد ہوں
سب کا ہے سلطان والا گنج بخش

ہیں بحر فیضیاب آنجناب
خواجہ اعظم کا خواجہ گنج بخش

اولیاء گنج ولایت کے امیں
اور علی ہجویری ان کا گنج بخش

کہہ رہا ہے سبز گنبد کا یہ رنگ
گنبد خضرا کا منگتا گنج بخش

مصطفےٰ نے دی خزانوں کی کلید
پھر کسے کیونکر نہ دیتا گنج بخش

دنیا والوں کے ہزاروں تاجور
ہے کہاں پر ان میں ایسا گنج بخش

دارا و جم سے مجھے کیا واسطہ
میرے رب نے مجھ کو بخشا گنج بخش

تیرے رب کا تجھ پہ ہے، ایسا کرم
ہو گیا جو تو نے چاہا، گنج بخش

ہے ترا نام مبارک [illegible]
ہے تری ذات معلّیٰ گنج بخش

ہے ترا دربار عالی بحر فیض
ہے تری سرکار والا گنج بخش

دور کر دو دل کی سب تاریکیاں
ہو کے دل میں جلوہ آرا گنج بخش

نفس و شیطاں ہیں پیچھے عبد ضعیف
سخت گھبرا کر ہوں آیا، گنج بخش

میں بھی دیکھوں جلوہ اپنے پیر کا
کر دو میری آنکھ بینا، گنج بخش

غیر کا بھولے سے آئے نہ وہم
ایسا کر لو دل پہ قبضہ گنج بخش

فکر حاضر کی شب تاریک میں
تم شعاع ماہ طیبہ، گنج بخش

تم تو ساقی ہوئے عرفان کے
اور میں ہوں سخت پیاسا، گنج بخش

دور کر دیتے ہو سب کی تشنگی
رہ نہ جاؤں میں ہی تشنہ گنج بخش

قبر میں اپنا کرم رکھنا شہا
چھوڑنا مجھ کو نہ تنہا، گنج بخش

جب مجھے درپیش ہو پل کا عبور
خود ہی کرنا پار داتا، گنج بخش

حشر میں جب دھوپ ہو بے حد شدید
مجھ پہ کرنا اپنا سایہ گنج بخش

العطش اے ابر فیضان رسول ﷺ
المدد یا سیدی یا گنج بخش

جن کو کہتے ہیں شہ کون و مکاں
تم پہ ہیں لطف فرما، گنج بخش

تم مجھے لے جاؤ ان کے در تلک
وہ مجھے کر دیں تمہارا گنج بخش

میں کروں عرض اے شہ گیتی خوار
تم کہ ہو اعلیٰ سے اعلیٰ گنج بخش

عفو کر دو سب خطائیں یا نبی
پیش کرتا ہوں وسیلہ گنج بخش

تم کرو میری شفاعت اور وہ
خود ہی فرمائیں کہ بخشا گنج بخش

آس آسی کی کرو پوری ضرور
شاہ لاثانی کا صدقہ گنج بخش

عقلمندی کا تقاضا

﴿اے ایم انصاری شکر گڑھ﴾

انسان اشرف المخلوقات ہونے کے باوجود حیوانات کے مقابلے میں کمزور ہے۔ ہاتھی، شیر اور دیگر خونخوار درندوں کے سامنے بالکل حقیر ہے۔ ان سے نبرد آزمائی کی تاب نہیں رکھتا ــــــــ لیکن انسان ان حیوانات کے مقابلے کمزور ہونے کے باوجود، طاقتور ترین جانوروں اور خونخوار درندوں کو اپنے بس میں کر لیتا ہے۔ بڑے بڑے طاقتور حیوانات ہاتھی شیر وچیتے جیسے خونخوار درندوں پر غلبہ پالیتا ہے اور وہ اس کے اشارے پر چلنے کیلئے مجبور ہو جاتے ہیں ــــــــ آخر وہ کونسی ایسی خصوصیت اور خوبی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ ہر مخلوق سے فائق اور ممتاز ہے اور روئے زمین پر حکمرانی کر رہا ہے؟

وہ خوبی ہے عقل، یعنی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت۔ انسان نے عقل کے ذریعے تمام حیوانات کو زیر کیا۔ اسی عقل نے انسان کو "اشرف المخلوق" بنایا، تمام مخلوق سے افضل ہونے کا درجہ دلایا۔ ہر انسان کے اندر نیک عادات اور اچھی خواہشات کے ساتھ کچھ بری عادات اور بری خواہشات بھی رہتی ہیں۔ ان بری خواہشات کی تکمیل کے رجحانات اور میلانات کو "نفس امارہ" کہتے ہیں جو انسان نفس امارہ کے تابع ہو جاتا ہے وہ بری عادات کا مائل ہو جاتا ہے۔ ایسا بد فطرت انسان جرائم پیشہ بن جاتا ہے۔ ظلم وستم، قتل وغارت، فریب فراڈ کرتا ہے۔ سماج کے افراد کو نقصان پہنچاتا ہے، معاشرے اور معاشرے کے افراد کو نقصان پہنچانے والا ایسا انسان، حیوان ہے، خونخوار درندہ ہے، اشرف المخلوقیت اور عقلمندی کا تقاضا یہ ہے کہ جس طرح انسان نے اپنے سے طاقتور حیوانات ہاتھی، شیر، چیتے اور خونخوار درندوں کو قابو کیا ہے اسی طرح اپنے اندر کے برے حیوانی جذبات اور خواہشات پر قابو پائے، برے اعمال، شنیع افعال، مذموم حرکات سے اجتناب کرے۔ گناہ نہ کرے مخلوق خدا کو پریشان نہ کرے۔ نفس امارہ پر قابو پائے اور نفس ملہمہ کا پرستار بنے۔ یہ عقل مندی ہے، یہی راہ راستی ہے۔

ہمارا مذہب اسلام، انسان کو عقل مندی سے کام لیتے ہوئے راہ راستی پر چلنے اور برے کاموں سے بچنے کی خاص طور پر تلقین کرتا ہے۔ قرآن کی میں ایک مقام پر آیا ہے کہ "خدا کے نزدیک بدترین لوگ وہ ہیں جو اپنی عقل سے کام نہیں لیتے" (۲۲ انفال)

خدا نے انسان کو عقل دی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بخشی، درست راستہ دکھایا، صاحب ارادہ اور صاحب اختیار بنایا۔ اب عقل مندی کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اپنے تمام کام سوچ سمجھ کر کرے، اپنے آپ کو بہتر بنائے، برے کاموں سے اجتناب کرے، اچھا انسان بنے۔ اللہ تعالیٰ نے حیوانات کو عقل نہیں دی، سوچنے سمجھنے کی صلاحیت نہیں بخشی، صاحب ارادہ اور صاحب اختیار نہیں بنایا، لہٰذا وہ اپنے آپ کو بہتر بنانے اور ترقی کرنے سے قاصر ہیں۔

انسان اور حیوان میں بنیادی فرق عقل کا ہے، جو انسان اپنی عقل سے کام نہیں لیتے، اپنے آپ کو بہتر نہیں بناتے۔ ترقی نہیں کرتے، حیوان ہیں۔ بلکہ قرآن مجید کی رو سے ایسے انسان حیوانات سے بدتر ہیں۔ حیوانات کم از کم اپنی جبلت کے تقاضوں کو تو پورا کرتے ہیں۔ خدا فرماتا ہے

"اکثر لوگ جہنمی ہیں، انہیں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت دی گئی، عقل سے نوازا گیا۔ لیکن اس کے باوجود وہ نہ سوچتے ہیں اور نہ ہی اپنی عقل سے کام لیتے ہیں۔ اپنی بد فطرتی سے، شیطانیت سے برے عمل کرتے ہیں، ایسے لوگ دنیا میں بھی لائق نفرت اور آخرت میں بھی راندے ہوئے"

جو انسان اپنی عقل سے کام لیتے ہوئے، بری عادات اور بری خواہشات پر قابو نہیں پا سکتا۔ وہ انسان نہیں حیوان ہے، اشرف المخلوقیت کے اعزاز سے محروم ہے، ایسا انسان انسانیت کی توہین ہے، جو لائق نفرت ہے

عقل سلیم کا تقاضا یہ ہے کہ انسان سلیم الطبع بنے۔ اچھا انسان بن کر اپنی اس زندگی کو سنوارے اور آخرت کو بھی بہتر بنائے، یہی عقل ہے اور یہی عقل مندی کا تقاضا ہے۔

سلطان الاولیاء حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے زیرِ سایہ

اہلسنت وجماعت کے دینی و قومی محبوب و مقبول ترجمان اور دینی صحافت کے عمر رسیدہ و بزرگ جریدہ ماہنامہ رضائے مصطفےٰ کی

مجاہدانہ دینی مسلکی و ملی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرنے کیلئے گولڈن جوبلی کے سلسلہ میں

پچاس سالہ جشنِ رضائے مصطفےٰ

بیادگار: اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت الشاہ **محمد احمد رضا فاضل بریلوی** رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ نظر: امام اہلسنت محدث اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل **محمد سردار احمد** علیہ الرحمۃ

بتاریخ: انشاء اللہ العزیز ۲۶ فروری ۲۰۰۹ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء

بمقام: دربار حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

محمد صادق قادری

مقتدر علماء کرام، مشائخ عظام، دانشور حضرات
قومی راہنما اور سنی تنظیموں کے قائدین
خطاب فرمائیں گے

حق و صداقت کی صدا
ہے رضائے مصطفےٰ

منجانب: رضوی برادران لاہور

اہلسنت کی ضیاء
ہے رضائے مصطفےٰ

Monthly
Mujallah AL-HAQIQA
February 2009
Reg.No. C.P.L.168

خوشخبری

الحقیقہ کا ضخیم و دیدہ زیب

ان شاء اللہ

ختمِ نبوّت نمبر

عنقریب شائع ہو رہا ہے

منجانب

ادارہ الحقیقہ نقشِ لاثانی نگر شکر گڑھ

Ph:0542-451997, Cell: 0300-7766223